سالانہ رپورٹ

2017-2018

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

پیش کردہ:

چیئرمین ۔ تنویر احمد صوفی

گزشتہ کئی سالوں سے ملک کی مجموعی اقتصادی حالت میں بہتری اور ایک اوسط شہری کی پریشانیوں میں کمی تو ایک طرف اس کے برعکس مہنگائی اور زیادہ ہوتی چلی گئی اور ساتھ ہی گیس، بجلی اور پانی کے نرخوں میں بھی مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ ہر حکومت اقتدار سنبھالنے کے بعد دعویٰ کرتی ہے کہ اس کی پہلی ترجیح ملک کی معاشی اور اقتصادی کارکردگی کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ افراط زر کی بڑھتی ہوئی شرح کم کرنا ہے مگر اس کے برعکس حالیہ دور میں روزمرہ کی اشیائے صرف کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہوا ہے جبکہ پیٹرولیم مصنوعات، بجلی اور گیس کے نرخوں میں اضافے نے تو عوام کی کمر ہی توڑ کر رکھ دی۔ اس طرح حکومت بظاہر صرف دعوؤں اور وعدوں پر انحصار کر رہی ہے اور عوام کو سہولت پہنچانے اور مہنگائی ختم کرنے کے دعوے اب دھوکہ سمجھے جانے لگے ہیں۔

مصدقہ اعداد و شمار کے مطابق 49 اشیائے صرف کی قیمتوں میں 84 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے حالانکہ عوام کو موجودہ حکومت سے توقع تھی کہ وہ ملک کو سنگین اقتصادی اور مالی بحران سے نکالنے میں کامیاب ہو جائے گی لیکن اب عوام حکومت سے مایوس بلکہ ناراض نظر آتے ہیں۔

پاکستان میں یہ مہنگائی اب تک کتنے منفی سماجی معاشی اثرات کا باعث بنی ہے اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء، ٹرانسپورٹ کے کرایوں اور پانی، بجلی اور گیس کے نرخوں میں ہوشربا اضافے سے عوام کی اکثریت کا معیار زندگی ایک سال میں اپنی کم ترین سطح پر آ گیا ہے۔

اقتصادی ماہرین کے لیے گرتی ہوئی قیمتیں انتہائی خطرناک ہیں، اشیائے صرف کی پیداواری لاگت اور قیمت میں واضح کمی تشویش طلب مسئلہ ہے، اگر افراط و تفریط کی بے ترتیبی سے افراط زر اسی رفتار سے بڑھتا رہا ہے اور قیمتیں اسی انداز سے گرتی رہیں تو مزید خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں، معاشی و اقتصادی ماہرین جتنا افراطِ زر سے ڈرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ وہ گرتی ہوئی قیمتوں سے نالاں ہیں۔

وطن عزیز میں مسئلہ یہ ہے کہ افراطِ زر کی حالت میں لوگ خریداری کرتے رہتے ہیں اور جب قیمتیں گرتی ہیں تب لوگ خریداری کم کر کے قیمتوں میں مزید گراوٹ کا انتظار کرتے ہیں۔ اس کساد بازاری کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں کا دائرہ محدود تر ہوتا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں معیشت شدید جمود کو شکار ہوتی جاتی ہے اور ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب معاشی سرگرمیاں ختم نہیں تو تقریبا کم ہو جاتی ہیں اور ہر پیداوار تعطل کا شکار ہوجاتی ہے۔ اس تفریط زر کے نتیجے میں قرضوں کا دباو بڑھ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں اخراجات بھی رک جاتے ہیں۔ تفریط زر والی معیشت میں سب سے بڑی الجھن یہ ہوتی ہے کہ اشیا و خدمات کی طلب گھٹتی جاتی ہے جو اس بات کی واضح علامت ہوتی ہے کہ صَرف کے حوالے سے عمومی اعتماد متزلزل ہو چکا ہے۔

امریکا اور دوسرے بہت سے ترقی یافتہ معاشروں میں تعلیم اور صحت جیسی انتہائی بنیادی ضرورتیں حکومت کی مدد سے فراہم کی جا رہی ہیں جس کے نتیجے میں عوام کی الجھن کم ہو جاتی ہے۔ وہ ان دونوں بنیادی سہولتوں کے حصول کی صورت میں اپنے دوسرے بہت سے مسائل سے خود ہی بآسانی نمٹ لیتے ہیں۔ اگر حکومت توانائی، ایندھن، تعلیم اور صحت جیسے معاملات میں اپنا کردار پوری دیانت سے ادا کر رہی ہو تو بہت سے پیچیدہ مسائل پیدا ہی نہیں ہوتے۔ ترقی یافتہ معاشروں میں پالیسی ساز انتشار کو پیدا ہونے سے روکنے کے لیے اس بات کا اہتمام کرتے ہیں کہ عوام کو بنیادی سہولتیں با آسانی میسر رہیں۔ پانی، بجلی، گیس، رہائش، تعلیم اور صحت سے متعلق انسانی بنیادی سہولتوں کا حصول ان کے لیے بہت سی آسانیاں پیدا کرتا ہے۔

دہشت گردی اور انتہا پسندی کے علاوہ کرپشن پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ پبلک سیکٹر کی کمپنیوں میں تقریباً 1000 بلین روپے سالانہ خسارے کی

وجوہات بدعنوانی لوٹ کھسوٹ اور بدانتظامی ہیں، لہٰذا معیشت کی بحالی کے اقدامات کے ساتھ ساتھ حکومت کو کرپشن کے خاتمے کیلئے اقدامات کرنا ہوں گے۔ علاوہ ازیں وسائل کی تقسیم کو منصفانہ بنانا ہوگا ورنہ بیروزگاری جرائم اور انتہا پسندی کے ناسوروں سے نجات ممکن نہ ہوگی۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ موجودہ اقتصادی حالات اور مہنگائی آج یا موجودہ حکومت کے پیدا کردہ نہیں ہیں بلکہ برسہا برس کے تسلسل کا منطقی نتیجہ ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ آج سے پانچ برس پہلے حالات اتنے خراب نہیں تھے، جیسے آج ہیں۔ جب تک ہم اشیائے صرف کی مصنوعی قلت اور بلاجواز مہنگائی پر مکمل طور پر قابو نہیں پائیں گے اُس وقت تک اپنے ترقیاتی اہداف پورے کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

گزشتہ سال کے دوران پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں میں خاطرخواہ اضافہ ہوا۔ سوپ انڈسٹری کو درپیش مسائل پر حکومت سے مسلسل رابطہ رہا۔ ممبران کے انفرادی اور اجتماعی مسائل ومشکلات کے بروقت حل کے لئے جدوجہد جاری رہی اور یہ سب کچھ ممبران کے تعاون سے ممکن ہوسکا، جس کے لئے میں ان کا شکرگزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں بھی یہ اعتماد برقرار رہے گا۔ چند اہم مسائل جن پر پچھلے سال کام ہوا، ان کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سالانہ انتخابات Annual Election

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے سالانہ انتخابات بروز بدھ مورخہ 27 ستمبر 2017ء شام ساڑھے سات بجے ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی میں منعقد ہوئے۔ چیئرمین جناب اے عبداللہ ذکی نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔

تمام ممبران کو الیکشن پروگرام ماہ جولائی کے وسط میں روانہ کیا گیا۔ بعدازاں اجلاس عام کی روداد اور ممبران کی لسٹ روانہ کی گئی۔ منیجنگ کمیٹی کی صرف 6 نشستیں خالی تھیں۔ نومینیشن موصول ہونے کی آخری تاریخ تک صرف 6 ممبران کے نومینیشن پیپرز موصول ہوئے۔ اس طرح منیجنگ کمیٹی کی 6 خالی نشستوں کے لئے صرف 6 امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوئے۔ ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013 کے مطابق تمام ممبران منیجنگ کمیٹی سے نومینیشن برائے عہدیداران طلب کئے۔ نومینیشن موصول ہونے کی آخری تاریخ تک چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومینیشن، سینئر وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومینیشن اور وائس چیئرمین کے لئے بھی صرف ایک نومینیشن موصول ہوا لہٰذا ایسوسی ایشن کے تینوں عہدیداران بلامقابلہ منتخب قرار پائے۔ اس دن کی کارروائی کی تفصیل اجلاس عام کی روداد میں موجود ہے۔ سالانہ اجلاس عام کے بعد الیکشن کے نتائج تمام حکومتی اداروں اور اخبارات کو روانہ کردیئے گئے۔

سالانہ عشائیہ Annual Dinner

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کا سالانہ عشائیہ کراچی کے مقامی ہوٹل میں منعقد ہوا جس میں ممبر کسٹمز FBR محمد زاہد کھوکھر اور کاروباری برادری کے رہنما، چیئرمین BMG گروپ سراج قاسم تیلی، شمیم فرپو، مفسر عطاء ملک نے بحیثیت مہمانان اعزازی شرکت کی۔

ایسوسی ایشن کے چیئرمین عبداللہ ذکی نے معزز مہمانوں کا خیرمقدم کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مقامی صنعت کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ لہٰذا نجی شعبے کو معیشت کی بحالی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے مہمانان گرامی کے سامنے کچھ مسائل پر روشنی ڈالی۔ ملک کی موجودہ اقتصادی حالات بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صابن کی صنعت نہایت نازک مرحلے سے گزر رہی ہے، کیونکہ درآمدی صابن کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈیکلریشن اور صابن کے خام مال کی زائد ڈیوٹیاں نیز عالمی منڈی میں خام مال کی بے جا قیمتوں اور اضافہ یوٹیلٹی چارجز جیسے مسائل کا سامنا ہے۔

انہوں نے ممبر کسٹمز کے تعاون کو سراہتے ہوئے کہا کہ رواں سال کے دوران انہوں نے ٹیلو کی غیر منصفانہ ویلیوایشن ایڈوائس پر فوری کارروائی کی نیز خوشبو کی کنسائنمنٹس کی غلط اسسمنٹ کو روکنے کے احکامات فرمائے، جس کے لئے ہم ان کے شکرگزار ہیں، لہٰذا خوشبو کی تمام کنسائمنٹس اب ڈیکلرڈ ویلیو پر کلیئر ہورہی ہیں۔ اس کے علاوہ عبداللہ ذکی نے کراچی چیمبر کے تعاون کا بھی شکریہ ادا کیا کہ KCCI نے سوپ انڈسٹری کو لاحق مشکلات پر حکومت کے اعلیٰ حکام تک ہماری

سفارشات کو پہنچایا۔

PSMA کے نومنتخب چیئرمین تنویر احمد صوفی نے صابن سازوں کی کوششوں اور جدوجہد کی تعریف کی اور کہا کہ سوپ مینوفیکچررز گوناگوں مشکلات سے دوچار ہیں۔ نیز اس بات کی وضاحت کی کہ صنعت کو سہولیات دینا، بروقت اقدامات کرنا اور صنعتی ترقی کے لئے پالیسیاں مرتب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے جس سے معیشت پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ FBR میں منصوبہ بندی کی کمی ہے، لیکن امید ہے کہ موجودہ ممبر کسٹم تجارتی اور صنعتی مسائل پر فوری توجہ دیتے ہوئے جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

معزز مہمان محمد زاہد کھوکھر نے یقین دہانی کرائی کہ سوپ مینوفیکچررز کے تمام حقیقی مسائل حل کئے جائیں گے کیونکہ اس صنعت سے حکومت کو بھاری ریونیو حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال FBR میں مختلف تجارتی اداروں سے 1700 سے 1800 تجاویز موصول ہوتی ہیں، لیکن یہ سچ نہیں ہے کہ محکمہ FBR چیمبرز اور ایسوسی ایشنز سے موصول ہونے والی تجاویز پر توجہ نہیں دیتا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سوپ مینوفیکچررز مستقبل قریب میں ملکی معیشت میں اپنا اور بہتر کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے دروازے صابن کی صنعت سمیت تمام صنعتوں کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں۔

مہمانانِ گرامی سراج قاسم تیلی نے اس پروگرام میں مدعو کرنے پر سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا شکریہ ادا کیا، ساتھ ہی FBR کے کردار پر تنقید کی کہ ان کا مقصد صرف اور صرف تجارت اور صنعت سے ریونیو حاصل کرنا ہوتا ہے، FBR کو چاہئے کہ وہ صنعتوں کے فروغ کے لئے اقدامات کرے۔ صنعتوں کی ترقی اور کاروباری برادری کی پریشانی کو دور کرنا حکومت کا اہم فریضہ ہوتا ہے۔

آخر میں پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے سینئر وائس چیئرمین محمد علی ضیاء نے شکریہ ادا کرتے ہوئے معزز مہمانوں کے تعاون کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ وہ صابن سازی کی صنعت کے حالیہ مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کریں گے نیز امید ظاہر کی کہ ایسوسی ایشن کے نومنتخب چیئرمین تنویر احمد صوفی سوپ انڈسٹری کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔

بجٹ تجاویز برائے سال 2018-2019ء

حسب سابق اس سال بھی ریونیو ڈویژن FBR، انجینئرنگ ڈیولپمنٹ بورڈ، بورڈ آف انویسٹمنٹ، اسمیڈا، فیڈریشن اور کراچی چیمبر کی جانب سے خطوط موصول ہوئے جس میں ان سبھی اداروں نے ہماری ایسوسی ایشن سے بجٹ تجاویز برائے سال 2018-2019ء کے لئے تجاویز طلب کیں۔

ایسوسی ایشن نے تمام ممبران کو بجٹ تجاویز کے لئے سرکلر لیٹر روانہ کئے۔ بعدازاں چند ممبران کی جانب سے تجاویز موصول ہوئیں جنہیں بجٹ تجاویز میں شامل کرلیا گیا۔ بجٹ تجاویز مکمل کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر تمام ممبران کو بھیجی گئیں لیکن کسی ممبر نے تجاویز پر اعتراض نہیں کیا لہٰذا 30 جنوری 2018ء کو بجٹ تجاویز تمام متعلقہ اداروں کو ارسال کردی گئیں۔

وفاقی بجٹ کی تیاری کے حوالے سے یہ امر قابلِ مذمت ہے کہ تاجروں، صنعت کاروں، فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، دیگر شہروں کے پرائم چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور ہماری ایسوسی ایشن سے جو تجاویز موصول ہوئیں، ان پر کسی حد تک عمل درآمد کیا جاتا تو اس سے بہتر بجٹ عوام کے لئے پیش کیا جاسکتا تھا، جس سے کم از کم موجودہ پیش کردہ بجٹ سے دوگنا فائدہ ہوسکتا تھا۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کاروباری برادری کے صلاح مشورہ و تجاویز کو اپناتی ہی نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی نظام موجود ہے۔

27 اپریل 2018ء کو پیش کیا جانے والا بجٹ برائے مالی سال 2018-2019ء ہر سال کی طرح خسارے کا بجٹ ثابت ہوا۔ 5 ہزار 661 ارب روپے سے زائد کا مجموعی حجم کا 18 کھرب 90 ارب روپے کے خسارے کا وفاقی بجٹ وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے پیش کیا۔ اس بجٹ میں نان فائلر کمپنی پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح 7 فیصد سے بڑھا کر 8 فیصد، 4 لاکھ سے 8 لاکھ آمدن پر ایک ہزار روپے انکم ٹیکس کیا گیا، 8 لاکھ سے 12 لاکھ آمدن پر 2 ہزار روپے

برائے نام انکم ٹیکس، نان فائلرز کو 40 لاکھ روپے سے زائد مالیت کی جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ نئے مالی سال کا بجٹ نہ تو عوام دوست ہے نہ ہی بزنس کمیونٹی کا پسندیدہ بجٹ ہے۔ بجٹ سے پہلے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سال عوامی بجٹ دیا جائے گا۔ اشیائے ضرورت کی قیمتیں کم ہوں گی۔ عام آدمی کا بوجھ کم ہوگا لیکن جب آنکھ کھلتی ہے تو وہی لق ودق صحرا اور وہی معاشی سراب ہوتا ہے۔ تاجروں کو ٹیکس نیٹ میں لانا ضروری تھا اور اسکے لئے کچھ اقدامات کئے گئے ہیں تاہم خدشہ ہے کہ کئی شعبے انفارمل کی طرف چلے جائینگے۔ توانائی کے بحران کے حل کے لئے کوئی قابل ذکر بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ موجودہ حکومت کے کئی منصوبے 5 سال بعد مکمل ہونگے۔ موجودہ بجٹ بھی عوام کے لئے شدید مشکلات اور قرضوں کے مزید بوجھ کا باعث ہوگا۔ دراصل حکمرانوں کی ترجیحات درست نہیں جس کی وجہ سے مسائل کم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ بجلی کا بحران عذاب بن چکا ہے۔ بجلی ہوگی تو صنعت کا پہیہ چلے گا۔ سڑکوں اور موٹروے کے بغیر گزارہ ہوسکتا ہے مگر بجلی اور گیس کے بغیر نہیں، روزگار اور امن وامان کی بحالی کیلئے اقدامات ناکافی ہیں۔ براہ راست ٹیکس کی مد میں ایسا اضافہ نہیں کیا گیا جس سے کاروباری حضرات یا بزنس سیکٹر پر اثر ہوتا۔ ہر سال بجٹ تقریر میں خسارے پر قابو پانے کے حسین خواب دکھائے جاتے ہیں لیکن اس مالی خسارے میں ہر سال اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ بجٹ آئی ایم ایف کے مفادات کو مدنظر رکھ کر اور عوام کے مسائل اور مشکلات کو فراموش کر کے تیار کیا جاتا ہے۔ ملک میں جاری توانائی کے بحران پر ہنگامی بنیادوں پر قابو پانے کے لئے کوئی حکمت عملی نظر نہیں آتی، نہ ہی مہنگائی کے سدباب کے لئے کوئی واضح اقدامات اٹھائے گئے۔

آج پاکستان کو اندرونی اور بیرونی خطرات کے علاوہ اقتصادی چیلنجز درپیش ہیں، یعنی اسے بجٹ خسارہ اور تجارتی خسارہ ایسے مسائل کا سامنا ہے۔ پاکستان کے ٹیکس محصولات تقریباً 4400 بلین روپے اور نان ٹیکس ریونیو 980 بلین ہے، اس میں سے صوبوں کا حصہ 2300 بلین روپے اور دفاع کیلئے 920 بلین روپے جبکہ قرضوں پر سود اور اقساط کی مد میں 1363 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں، لہٰذا ہماری اقتصادی صورتِ حال کی ابتری کا خوفناک پہلو روز بروز بڑھتا ہوا قرض ہے۔ 1990ء میں حکومت کا مجموعی قرض 800 بلین روپے تھا جو 1999ء میں 3000 بلین روپے تک پہنچ گیا تھا جب کہ غیر ملکی قرضے 20 بلین ڈالر سے بڑھ کر 40 بلین ڈالر ہو گئے تھے تاہم 1999ء سے 2007ء تک غیر ملکی قرضوں میں کوئی اضافہ نہ ہوا مگر پی پی پی کے دورِ حکومت یعنی 2008ء سے 2013ء تک غیر ملکی قرضوں کا حجم 40 بلین ڈالر سے بڑھ کر 54 بلین ڈالر تک پہنچ گیا۔ 2008ء میں مجموعی قرضہ 6.3 کھرب روپے تھا جو آج 18 کھرب روپے (تقریباً 180 بلین ڈالر) سے تجاوز کر چکا ہے۔ اس کا 40 فی صد یعنی 70 بلین ڈالر آئی ایم ایف اور غیر ملکی قرضے ہیں جبکہ 110 بلین ڈالر مقامی بنکوں اور دوسرے اداروں کے قرضہ جات ہیں۔

ٹریڈ آرگنائزیشن Trade Organization

ایسوسی ایشن نے ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013 کے مطابق ممبران مینجنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ کا انعقاد مورخہ 12 مئی 2018ء کو کیا جس میں ممبران مینجنگ کمیٹی نے اتفاق رائے سے الیکشن شیڈول کی منظوری دی جو کہ مورخہ 2 جولائی 2018ء کو تمام ممبران ٹریڈ آرگنائزیشن اور FPCCI کو روانہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ الیکشن کمیشن کے تین ممبران سے سالانہ انتخابات 2019-2018 کے انعقاد کی منظوری لی گئی جنہوں نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے تحریری طور پر ایسوسی ایشن کو آگاہ کر دیا۔ 12 مئی 2018ء کو منعقدہ مذکورہ میٹنگ میں ممبران مینجنگ کمیٹی نے الیکشن کمیشن کے تینوں ممبران کے ناموں کا اعلان کیا جو درج ذیل ہیں۔

1۔ عبدالغنی سورتھیا (شالیمار سوپ فیکٹری، کراچی)

2۔ افتخار احمد (سحر سوپ اینڈ کیمیکل، کراچی)

3۔ جہانگیر طارق ٹی۔جے۔ ایسوسی ایشن ایٹ (لاہور)

مورخہ 14 جولائی 2018ء کو ایک لیٹر ٹریڈ آرگنائزیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب عمران خان کی جانب سے موصول ہوا جس میں نشاندہی کی گئی کہ ایسوسی

ایشن نے ٹریڈ آرگنائزیشن سب رول 13 اور رولز 18 کے تحت الیکشن شیڈول بنا کر نہیں بھیجا ہے، لہذا تین دن کے اندر اندر الیکشن شیڈول دوبارہ بنا کر بھیجیں۔ اس سلسلے میں ہماری ایسوسی ایشن نے فوری طور پر فیڈریشن کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل II جناب امجد قریشی سے مشاورت کی اور ان کے ارسال کردہ Specimen کے مطابق الیکشن شیڈول کوری شیڈول (Reschedule) کر کے مورخہ 14 جولائی 2018ء کو ٹریڈ آرگنائزیشن، فیڈریشن اور ایسوسی ایشن کے تمام ممبران کو بذریعہ ای میل اور کوریئر سروس روانہ کر دیا۔

فیڈریشن کی نومینیشن FPCC&I Nomination

ہر سال فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ہماری ایسوسی ایشن کے دو ممبران کے نام برائے نومینیشن کارپوریٹ کلاس اور ایسوسی ایٹ کلاس طلب کرتی ہے۔ فیڈریشن کا لیٹر آنے کے بعد ایسوسی ایشن تمام ممبران کو سرکولیٹ کر دیتی ہے، جو ممبران فیڈریشن کی نومینیشن کے خواہش مند ہوتے ہیں، ان کے ناموں کا انتخاب مینجنگ کمیٹی کے ممبران ایک میٹنگ میں باہمی صلاح مشورے سے کرتے ہیں۔ ممبران کے نومینیشن کی مدت یکم جنوری سے 31 دسمبر تک یعنی ایک سال ہوتی ہے۔ سال 2017ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے جناب شہزاد مشتاق پراچہ اور ایسوسی ایٹ کلاس کے لئے مزمل سلیم کا انتخاب ہوا تھا اور رواں سال 2018ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے جناب تنویر احمد صوفی اور ایسوسی ایٹ کلاس کے لئے جناب طارق ذکریا کا انتخاب عمل میں آیا۔ ایسوسی ایشن کے یہ منتخب نمائندے ممبران کے اجتماعی مسائل اور مشکلات کے بروقت حل کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، نیز سوپ انڈسٹری کی بقاء کے لئے اپنی کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان SECP

تمام ٹریڈ باڈیز کو سالانہ انتخابات کے پندرہ دن کے اندر اپنی ٹریڈ باڈی کے کوائف SECP میں جمع کرانے ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال ہماری ایسوسی ایشن رجسٹرار آف کمپنیز سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کو دستاویزات SECP کے آفس جمع کرانے گئی تو اُنہوں نے کہا کہ آپ اپنے دستاویزات آن لائن جمع کرائیں لہذا ہماری ایسوسی ایشن نے SECP اسلام آباد آفس رجوع کیا لیکن کافی کوشش کے باوجود دستاویزات آن لائن جمع نہ ہو سکے۔ مورخہ 6 اکتوبر 2017ء کو جملہ دستاویزات بمع فارم بی، 27، 28، 29، سالانہ آڈٹ رپورٹ، ممبر لسٹ اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آڈیٹر کا جاری کردہ رضامندی کا خط برائے سال 2017 سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے رجسٹرار کے آفس کراچی میں مینول جمع کرائے گئے۔

انڈین ٹیلو Indian Tallow

صابن سازی کا خام مال ٹیلو Tallow جو انڈیا سے براستہ واہگہ بارڈر درآمد کیا جاتا تھا اور اس کی تمام کنسائمنٹس بذریعہ ٹرک یا ٹرین واہگہ بارڈر سے درآمد کی جاتی تھیں لیکن گزشتہ کچھ عرصے سے تمام کنسائمنٹس سمندری راستے سے کراچی پورٹ پر آ رہی ہیں جس کے باعث پنجاب کے صابن سازوں کو کراچی سے پنجاب لے جانے کے لئے فریٹ چارجز کا اضافی بوجھ برداشت کرنا پڑ رہا ہے جس کے باعث صابن سازی کی لاگت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہماری ایسوسی ایشن نے دو حکومتی اداروں یعنی FBR اور نیشنل ٹیرف کمیشن (NTC) کو خطوط ارسال کئے۔ بعد ازاں NTC سے فون آیا جس میں انہوں نے استفسار کیا کہ انڈین ٹیلو کی درآمد بذریعہ سمندری راستے کس تاریخ سے شروع ہوئی اور بذریعہ واہگہ بارڈر آخری کنسائمنٹ کب کلیئر ہوئی۔ ان دونوں تاریخوں کی بابت انہیں آگاہ کر دیا گیا اور کچھ عرصے بعد NTC کو ایک ریمائنڈر لیٹر بھی ارسال کیا گیا لیکن مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔

انڈین ٹیلو کی ویلیوایشن کے تعین کے لئے محکمہ کسٹمز میں گزشتہ دنوں متعدد میٹنگز کا انعقاد کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی میٹنگ 15 نومبر 2017ء کو ڈائریکٹر ویلیوایشن کے آفس میں ہوئی۔ دوسری میٹنگ بھی 20 نومبر 2017ء کو انہیں کے آفس میں ہوئی۔ جس میں کسٹمز کمیٹی کے کنوینر، سینئر وائس چیئرمین اور جناب شیخ منور صاحب نے شرکت کی۔ ایسوسی ایشن نے بتایا کہ انڈین ٹیلو کی درآمد کا گزشتہ تین سال کا ڈیٹا اور پبلک لیجر کی ایک سال کی کاپیاں محکمہ کسٹمز میں جمع

کرائی گئیں، لیکن کسٹمز نے Ice Gate کا ڈیٹا مانگا۔ محکمہ کسٹمز کو بتایا گیا کہ Ice Gate کا ڈیٹا ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا ہے لہذا ٹیلو کی سپلائرز الانہ سنز (پرائیویٹ) لیمیٹڈ، ممبئی انڈیا سے درخواست کی ہے کہ وہ Ice Gate پر پرانا ڈیٹا Insert کر دیں تا کہ انڈین ٹیلو کی تمام کنسائنمنٹز SAFTA کے تحت باآسانی کلیئر ہوتی رہیں۔

اس سے پیشتر مورخہ یکم نومبر کو ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک لیٹر بھی ارسال کیا گیا تھا جس میں وضاحت پیش کی گئی کہ انڈیا سے جو بھینس کی چربی درآمد کی جاتی ہے، اس کی ویلیو کا تعین SAFTA کے تحت کیا جاتا ہے۔ مذکورہ لیٹر کے ساتھ انڈین سپلائر میسرز الانہ سنز پرائیویٹ لمیٹڈ کے لیٹر کی کاپی بھی منسلک کی گئی۔

توانائی کا بحران Energy Crises

ملکی معیشت کی زبوں حالی سے کون واقف نہیں، غیر ملکی خریدار امن وامان کی ابتر صورتحال کے باعث پاکستان نہیں آرہے۔ بیرونی سرمایہ کاری قریب قریب ختم ہو چکی ہے۔ بیرونی آرڈرز کی بروقت شپمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی منڈیوں میں ہماری ساکھ خراب ہو رہی ہے۔ رہی سہی کسر بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ نے پوری کردی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے پورے ملک کو توانائی کے بحران کا سامنا ہے۔ صوبہ پنجاب جہاں صابن سازی کی بیشتر صنعتیں قائم ہیں، گیس اور بجلی کی عدم فراہمی کے باعث تباہی کے دہانے پر ہے۔

جس ملک میں انڈسٹری کو بجلی اور گیس نہ ملے تو پھر وہاں کی صنعتیں نیا روزگار فراہم کرنے کی بجائے بند ہو جایا کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں بجلی اور گیس کے نرخ 5 سالوں میں دگنے سے بھی کہیں زیادہ بڑھا دیئے گئے ہیں۔ حکومت کی انہی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے ملکی صنعتوں کو بجلی، گیس اور پانی کی قلت کا سامنا ہے اور ادارے ایک دوسرے کے قرض دار ہو رہے ہیں۔ اگر حکومت ان اداروں کی نجکاری کردے یا انہیں مکمل اختیارات کے ساتھ نجی شعبے کے حوالے کردے تو یہ ادارے منافع بخش ہو جائیں۔

پورے ملک میں جاری توانائی کے بحران کی وجہ سے وطن عزیز کو جس قدر نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ہماری ایسوسی ایشن نے اس ناقابل تلافی نقصان کے خلاف ہر محاذ پر صدائے احتجاج بلند کی اور کہا کہ حکومت بجلی اور گیس فراہم کرنے والے اداروں کا فوری نوٹس لے، نیز ان اداروں کو پابند کرے کہ وہ صنعتی پہیہ چلانے کے لئے بجلی اور قدرتی گیس کی سپلائی کو بلاتعطل یقینی بنائیں۔

ایسوسی ایشن ممبران کیلئے اہم سرکلرز: Important Circulars to PSMA Members

☆ ایڈیبل کانفرنس PEOC 2018 کے حوالے سے ایک سرکلر تمام ممبران کو 30 نومبر 2017ء کو روانہ کیا گیا جس میں ان سے درخواست کی گئی کہ وہ سال 17-2016 کے درمیان اپنی کمپنی کی سالانہ پروڈکشن سے آگاہ کریں تا کہ ان کی کمپنی کا نام نیشنل ایوارڈ یا ایکسپورٹ ایوارڈ کے لئے منتخب کیا جائے۔

☆ ماہ نومبر 2017ء کے دوران FBR کے مختلف سیکشن میں رونما ہوئی تبدیلیوں کی تفصیلات 5 دسمبر 2017ء کو بذریعہ سرکلر تمام ممبران کو بھیج دی گئیں۔

☆ تمام ممبران کو ایک سرکلر کے ذریعہ آگاہ کیا گیا کہ درآمد شدہ اشیاء پر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کئے جانے کی بابت 14 دسمبر 2017ء سے سندھ ہائی کورٹ شنوائی شروع کرے گی۔

☆ تمام ممبران کو مورخہ یکم جنوری 2018ء کو ایک سرکلر لیٹر کے ذریعہ مطلع کیا گیا کہ بینکنگ ٹرانزکشن پر ایڈوانس ٹیکس، ودہولڈنگ ٹیکس، انڈر سیکشن 236P آف انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے تحت نان فائلرز کے لئے تاریخ میں توسیع (30 جون 2018ء) کردی گئی ہے۔

☆ مورخہ 3 جنوری 2018ء کو ایک سرکلر کے ذریعہ تمام ممبران کو سیلز ٹیکس، کسٹمز اور انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ میں دسمبر 2017ء کے دوران رونما ہوئی تبدیلیوں کی بابت آگاہ کیا گیا۔

☆ مورخہ 4 جنوری 2018ء کو ایک سرکلر کے ذریعہ سوپ انڈسٹری کے خام مال کی درآمد پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹی کی بابت آگاہ کیا گیا۔

☆ مورخہ 23 جنوری 2018ء کو ایک سرکلر کے ذریعہ تمام ممبران سے درخواست کی گئی کہ وہ وفاقی بجٹ برائے سال 2019-2018 کے لئے اپنی تجاویز ایسوسی ایشن کو ارسال کریں۔

☆ مورخہ 23 جنوری 2018ء کو ایک سرکلر کے ذریعہ تمام ممبران کو آگاہ کیا گیا کہ کراچی چیمبر میں ایکسپورٹ ٹرافی ایوارڈ 2017-2016ء کا انعقاد ہونے والا ہے، جن ممبران نے اس دوران صابن کی ایکسپورٹ کی ہو، وہ کراچی چیمبر کے ڈپٹی سیکریٹری سے رابطہ کر کے اپنی کمپنی کے نام لکھوا دیں۔

ویب سائٹ کیلئے اشتہارات کا سرکلر Circular for Advertisement in Website

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن نے PSMA ویب سائٹ کے حوالے سے مورخہ 5 مارچ 2018ء کو اہم سرکلر جاری کیا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ PSMA اس ویب سائٹ سے سوپ انڈسٹری اور تمام چھوٹے بڑے سوپ مینوفیکچررز کو ایک پلیٹ فارم میسر ہے اور پوری دنیا میں اس اہم انڈسٹری کی پہچان ہوتی ہے۔ موجودہ سائنسی دور میں انٹرنیٹ کے ساتھ آپ کی رسائی اور آپ کی پروڈکٹ کی تشہیر نہ صرف اندرون ملک بلکہ پوری دنیا میں ممکن ہے۔ زیادہ تر لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں، کسی کمپنی یا ادارے کی ویب سائٹ (Web-Site) بنی ہوئی ہو تو اس کی سروسز یا پروڈکٹ سے متعلق معلومات حاصل کرنا چنداں دشوار نہیں۔ ویب سائٹ سے آپ کے کاروبار کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ ترقی اور مارکیٹنگ کی وہ منازل جن کے بارے میں آپ گمان بھی نہیں کرسکتے، اسے آپ پالیتے ہیں، آرڈر لینے، رابطے اور انتظامیہ کے اخراجات بھی بچا سکتے ہیں۔

ویب سائٹ میں اشتہارات کے لئے سالانہ چارجز درج ذیل ہیں:

1: آٹومیٹک پلانٹ کی حامل کمپنیوں کے لئے فی اشتہار کے سالانہ چارجز -/5000 روپے

2: چھوٹے پیمانے پر صابن سازی کرنے والی کمپنیوں کیلئے فی اشتہار کے سالانہ چارجز -/2500 روپے

3: سالانہ چارجز کی مدت کا اطلاق یکم جنوری سے 30 دسمبر ہوگا۔

4: کسی کمپنی کا صرف ایک اشتہار ویب سائٹ کے لئے قابل قبول ہوگا۔

5: اشتہار کا سائز 2 x 3 انچ ہوگا۔

6: ویب پیج پر اشتہارات کی گنجائش 48 ہے، اس سے زائد آنے والے اشتہارات کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔

ایسوسی ایشن ویب سائٹ پر اشتہارات کی مد صوفی سوپ لاہور سے مبلغ -/20,000 روپے اور طلحہ سوپ ملتان سے -/10,000 روپے وصول پائے

سرکلر کے آخر میں ممبران سے درخواست کی گئی کہ تمام ممبران اپنی اپنی کمپنی کے کوائف کا بغور مطالعہ کر کے بذریعہ Email آگاہ کریں اور اپنے پروڈکٹس کی تشہیر کیلئے جلد از جلد اشتہارات بھجوائیں اشتہار کا آرٹ ورک JPEG فارمیٹ اور High Resolution میں ہونا چاہیئے۔ نیز سالانہ چارجز کا پے آرڈر/ ڈیمانڈ ڈرافٹ بنام پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن بھجوائیں۔

مورخہ یکم اگست 2018ء کو ایک سرکلر کے ذریعہ تمام ممبران کو مطلع کیا گیا کہ ایسوسی ایشن کی سالانہ کارکردگی رپورٹ 2018-2017 عنقریب طباعت کے لئے بھیج دی جائے گی جس میں ممبران کے لئے اپنی کمپنی کے اشتہارات شائع کرنے کا نادر موقع فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ممبران سالانہ عشائیہ 2019-2018ء کی تقریب میں بیک ڈراپ اور بینرز بھی آویزاں کرسکتے ہیں۔ سرکلر میں ممبران کو اشتہارات کے ٹیرف کی تفصیل دی گئی ہے۔

سلفونک ایسڈ Sulphonic Acid

سلفونک ایسڈ ڈٹرجنٹ اور ڈش واشنگ بار کا ایک بنیادی خام مال ہے جو ہر گھر کی روزمرہ کی ضرورت ہے لیکن گزشتہ دنوں سلفونک ایسڈ سمیت بہت سے خام مال پر اضافی ریگولیٹری ڈیوٹی لگادی گئی تھی۔ جس پر ہماری ایسوسی ایشن سمیت تمام ٹریڈ باڈیز نے احتجاج کیا، لیکن حالیہ اطلاعات کے مطابق موجودہ

وزیراعظم شاہد خاقان عباسی کی کوششوں سے ریگولیٹری ڈیوٹی میں قدرے کمی واقع ہوئی۔ ہماری ایسوسی ایشن ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند کررہی ہے کہ وہ خام مال جن کا تعلق لگژری اشیاء سے نہیں، ان سے جزوی طور پر نہیں بلکہ مکمل طور پر ریگولیٹری ڈیوٹی ختم ہونی چاہیئے۔

اس سلسلے میں بہت سے حکومتی اداروں کو خطوط ارسال کیئے گئے اور اخبارات میں پریس ریلیز جاری کی گئیں۔ یہ امر باعث تشویش ہے کہ سلفونک ایسڈ کے مقامی مینوفیکچررز نے قیمت میں اضافہ کردیا ہے اور وہ حکومتی اداروں کو مشورہ دے رہے ہیں کہ ریگولیٹری ڈیوٹی 20% سے کم کرکے 10% کردی جائے۔ اس کے علاوہ کاسٹک سوڈا، سوڈا ایش اور سلیکیٹ بنانے والوں نے بھی قیمت میں اضافہ کردیا ہے۔

سلفونک ایسڈ کی موجودہ درآمدی ڈیوٹی 11 فیصد اور ریگولیٹری ڈیوٹی 10 فیصد ہے۔ انڈسٹری کے لئے سیلز ٹیکس 19% اور کمرشل کے لئے 20% جبکہ انکم ٹیکس انڈسٹری کے لئے 5½ فیصد اور کمرشل کے لئے 6% ہے۔

ریگولیٹری ڈیوٹی Regulatory Duty

حکومت کی جانب سے تمام درآمدی مصنوعات پر ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ سے درآمدی خام مال کی قیمتوں میں اضافہ ناگزیر ہوگا، جس سے کاروبار کرنے کی لاگت اور قیمتوں میں اضافے سے زندگی کا ہر طبقہ متاثر ہوگا۔ امپورٹ بل کو کم کرنے اور فارن ریزروز پر بڑھتے ہوئے پریشر کو قابو کرنے کے لئے درآمدات پر مختلف طریقوں سے قدغن لگانے کے بجائے حکومت کو برآمدات بڑھانے پر توجہ دی جانی چاہیئے۔ اس سے ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی میں مزید ہوش ربا اضافہ ہوگا اور صورتحال صنعتی وکاروباری طبقہ اور عوام کے لئے مزید پریشان کن ہوجائیگی۔ ٹیکسز میں اضافہ سے صنعتی سیکٹر بھی شدید متاثر ہوگا جس سے مزید مسائل جنم لینگے، حکومت کسی بھی قسم کے معاشی اقدامات سے گریز کرے اور ملک کو درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے ایسے اقدامات کرے جو تمام اسٹیک ہولڈرز کے لئے قابل قبول ہوں اور جس سے ملکی معیشت پر غیر محدود مثبت اثرات مرتب ہوں۔

ہماری ایسوسی ایشن نے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ 144 نئی مصنوعات کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کئے جانے کے اقدام پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ سوپ انڈسٹری کی تمام مصنوعات پر عائد R.D کو فوری واپس لیا جائے بصورت دیگر اس کے باعث مقامی انڈسٹری پر انتہائی مضر اثرات مرتب ہوں گے۔ پر تعیش اشیاء کے علاوہ روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی اشیاء ڈٹرجنٹ پاؤڈر جو کپڑے دھونے کے لئے ہر گھر میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ سوپ انڈسٹری کے دیگر خام مال پر بھی ریگولیٹری ڈیوٹی کا نفاذ کیا گیا ہے۔ 28 ویجیٹیبل مصنوعات، مشینری، وہیکلز، ٹرانسپورٹ اور کیمیکلز کی تقریبا 56 اشیاء پر اس کا اطلاق ہورہا ہے۔ اس غیر منصفانہ ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ سے نہ صرف امپورٹ بل متاثر ہوگا بلکہ پاکستانی روپے کی قدر، GDP گروتھ اور ملکی معیشت بری طرح متاثر ہوگی جس سے حکومت کی آمدنی میں کسی صورت اضافہ نہیں ہوسکتا بلکہ کلی طور پر نقصان کا سبب ہوگا۔

صابن سازوں کے بیشتر خام مال کا تعلق کسی بھی صورت پر تعیش آئٹم سے نہیں ہے جیسے سیلفونک ایسڈ جس کا استعمال ڈٹرجنٹ پاؤڈر بنانے کے لئے کیا جاتا ہے، جسے ملک کے عوام روزمرہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔ اس پر ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ کی صورت میں قیمتیں بڑھیں گی اور ملک کے غریب عوام متاثر ہوں گے۔

عام آدمی کے روزمرہ استعمال میں آنے والی اشیاء اور مقامی صنعتوں بشمول ایف ایم سی جی اور برآمدی آئٹمز کی تیاری میں بطور خام مال استعمال ہونے والی اہم مصنوعات پر 10 سے 50 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کردی گئی ہے جس سے یہ واضح ہے کہ مقامی مارکیٹوں میں سپلائی کی جانے والی اہم اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اضافی لاگت کی وجہ سے پاکستان کی برآمدات مقابلے کی سکت کھودیں گی۔ وزارت خزانہ، وزارت تجارت اور ایف بی آر نے سارا بوجھ آر ڈی کی صورت میں عام آدمی، چھوٹی صنعتوں اور تاجروں پر ڈال دیا ہے۔

سلفونک ایسڈ کا شمار سوپ انڈسٹری کے چند بنیادی خام مال میں ہوتا ہے جس کی سالانہ کھپت 46 ہزار ٹن سے زاہد ہے۔ مقامی مینوفیکچررز کی پروڈکشن 28 ہزار ٹن ہے جبکہ 12 ہزار ٹن سلفونک ایسڈ درآمد کیا جاتا ہے۔ ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ سے ایک جانب قیمتوں میں اضافہ ہوگا، دوسری جانب اسمگلنگ اور

بلیک مارکیٹ میں اشیاء کی خرید وفروخت کی وجہ سے ملکی خزانے کو نقصان کا سامنا ہوگا۔ نتیجے کے طور پر ہنڈی اور حوالہ سسٹم کو تقویت ملے گی۔ ایسوسی ایشن نے حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کیا کہ سوپ انڈسٹری کی تمام خام مال بشمول سلفونک ایسڈ کی ریگولیٹری ڈیوٹی فوری طور پر واپس لی جائے نیز 731 اشیاء کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کئے جانے کے اقدام کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ تمام اہم مصنوعات بشمول صنعتوں میں خام مال کے طور پر استعمال ہونے والی آئٹمز پر عائد کی گئی آر ڈی کو فوری واپس لیا جائے۔ اگرچہ حکومت نے یہ اقدام زرمبادلہ کے ذخائر کو بچانے کے لئے اٹھایا ہے لیکن اس اقدام کے نتیجے میں صنعتوں کی مجموعی کارکردگی اور معیشت پر برے اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ اس اقدام سے مہنگائی تو بڑھے گی ہی، ساتھ ہی اسمگلنگ کو بھی فروغ حاصل ہوگا اور مقامی سطح پر تیار کی جانے والی مصنوعات کی لاگت میں اضافہ ہوگا۔ اسمگلنگ، انڈر انوائسنگ اور افغان ٹرنزٹ ٹریڈ کے غلط استعمال کی وجہ سے ٹیکس ریونیو کی مد میں ایف بی آر کو بھی خطیر نقصانات ہوں گے۔

بغیر کلر ملی پام اسٹرین Removal of Red Dye From Palm Stearin

پام اسٹرین صابن سازی کی صنعت کے لئے ایک بنیادی خام مال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خام مال صابن سازی کے لئے نہایت موزوں اور ٹیلو کا متبادل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیلو کے مقابلے میں پام اسٹرین کی درآمد دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن منسٹری آف کامرس کے SRO1020(I)2007 بتاریخ 8 اکتوبر 2007ء کے تحت ہمارے ممبران صابن سازی کی صنعت کے لئے کلر ملی پام اسٹرین امپورٹ کرنے پر مجبور ہیں جسے صابن سازی میں استعمال سے پہلے Bleach کرنا ہوتا ہے۔ پام اسٹرین کی درآمدی سطح پر کلر ملائے جانے پر ہماری ایسوسی ایشن نے ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند کی۔ اس سلسلے میں منسٹری آف کامرس، منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی کو بارہا وضاحت پیش کی گئی کہ ماضی میں ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ پام اسٹرین کو گھی بنانے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ سوپ انڈسٹری کے لئے جو پام اسٹرین امپورٹ کی جاتی ہے، اسے صابن سازی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ہماری جدوجہد اور کوششیں اس وقت رنگ لائیں جب 98th میٹنگ آف پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی کی ٹیکنیکل کمیٹی برائے آئلز، فیٹس، سوپ اینڈ ڈٹرجنٹ نے PS:5380/2016 کے تحت بتاریخ 3 مئی 2016ء کو پام اسٹرین بغیر کلر کے امپورٹ کئے جانے کا ڈرافٹ منظور کرلیا اور جس کی تصدیق نیشنل اسٹینڈرڈ کمیٹی برائے کیمیکلز نے کردی۔

پام اسٹرین کے مذکورہ اسٹینڈرڈ جو PSQCA نے منظور کئے تھے لیکن کافی عرصہ گزرنے کے بعد بھی منسٹری آف کامرس اور منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نہیں بھیجے گئے۔ ایسوسی ایشن نے لیٹر بھیجنے کے بجائے باہمی مشاورت سے یہ ضروری سمجھا کہ PSQCA کے ڈائریکٹر جنرل جناب خالد صدیق صاحب کے آفس میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا جائے۔ جناب خالد صدیق صاحب نے ہماری گزارشات کو بغور سنا اور کہا کہ آپ اپنی ایسوسی ایشن کی جانب سے فوری طور پر ایک خط PSQCA کو بھجوائیں اور ہم پام اسٹرین کے اسٹینڈرڈ کو منسٹری آف کامرس اور منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کو بھجوادیں گے تاکہ تمام متعلقہ اداروں میں اس کا اطلاق Impliment ہوسکے۔ بعد ازاں PSQCA کے ڈائریکٹر جنرل کو لیٹر بھیج دیا گیا۔ ایسوسی ایشن کی جانب سے PSQCA کو بار بار یاددہانی کی جاتی رہی۔

ایسوسی ایشن کی جانب سے کی گئی لگاتار کاوشوں کے نتیجے میں منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے ایک آفس میمورنڈم جاری کیا جس میں تمام متعلقہ حکومتی اداروں کو ہدایت دی گئی کہ پام اسٹرین کو منڈیٹری آئٹم میں شمولیت پر اپنی تجاویز بھیجیں۔ بعدازاں منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے ایک ریمائنڈر لیٹر بھی جاری کیا۔

کافی طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی جب کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا تو سوپ ایسوسی ایشن کے ممبران پر مبنی ایک وفد نے فیصل عباس میکن سیکریٹری منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے آفس میں جاکر ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے ہمارے موقف کو بغور سنا اور یقین دہانی کرائی کہ وہ جلد ہی منسٹری آف کامرس سے رابطہ کرکے پام اسٹرین کو مینڈیٹری آئٹم میں شمولیت کے لئے کوشش کریں گے۔

اس کے علاوہ ایک لیٹر سیکریٹری منسٹری آف کامرس جناب یونس دھاگا کو ارسال کیا گیا جس میں ان سے درخواست کی گئی کہ بغیر کلرملی پام اسٹرین کی درآمد کو یقینی بنائیں۔ بعد ازاں جناب ظفر محمود نے منسٹری آف کامرس کے آفس جا کر سیکریٹری کامرس جناب یونس دھاگا سے ملاقات کی اور درخواست کی کہ پام اسٹرین کے معاملہ کو جلد از جلد حل کریں۔

یوں تو ایسوسی ایشن کے بہت سے ممبران ان میٹنگز میں شرکت کرتے رہے ہیں لیکن P&G کی ثناء اصغر اور یونی لیور کے عمار قریشی اور نمر انڈسٹریل کیمیکلز کے جناب ظفر محمود اسلام آباد میں منعقدہ میٹنگز میں شرکت کرتے رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پام اسٹرین کو مینڈیٹری آئٹم میں شامل کئے جانے کی تمام کارروائی مکمل کر لی گئی ہے۔ گزشتہ دنوں منسٹری آف فوڈ نے بھی NOC جاری کر دیا ہے۔

اس سلسلے میں مورخہ 18 جنوری 2018ء کو ایک اہم میٹنگ منسٹری آف کامرس میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ میٹنگ کے دو نکات پر ہماری ایسوسی ایشن نے تحفظات کا اظہار کیا اور ایک لیٹر 26 جنوری 2018ء کو جناب یونس ڈھاگا کو ارسال کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد منسٹری آف کامرس نے اپنی سفارشات دیتے ہوئے ایک لیٹر اکنامک کوآرڈینیشن کمیشن (ECC) کو جاری کیا تاکہ بغیر کلرملی پام اسٹرین درآمد کی جا سکے لیکن اسی اثناء میں حکومت تبدیل ہوگئی، نئی حکومت آنے تک یہ معاملہ التواء میں پڑ گیا، نئے وزراء کی تعیناتی کے بعد منسٹری آف کامرس ECC کو ایک ریمائنڈر جاری کرے گی۔ امید ہے کہ پام اسٹرین کو منڈیٹری آئٹم میں شمولیت کا درجہ جلد مل جائے گا۔

پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس - Pakistan Edible Oil Conference PEOC 2018

تیسری پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس کا انعقاد 20 جنوری 2018ء کو ہوٹل موون پک کراچی میں ہوا۔ اِس کانفرنس کا اہتمام پاکستان وناسپتی مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ایڈیبل آئل ریفائنرز ایسوسی ایشن، آل پاکستان سولوینٹ ایکسٹریکٹر ایسوسی ایشن اور ہماری ایسوسی ایشن کے علاوہ ملائیشین پام آئل پروموشن کونسل، ملائیشین پام آئل بورڈ اور انڈونیشین پلانٹیشن اینڈ ریفائنرز ایسوسی ایشن کے اشتراک سے کیا گیا۔ جس میں مقامی ایڈیبل آئل انڈسٹری اور عالمی سپلائرز کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ برطانیہ، جرمنی، امریکہ، ملائیشیا، انڈونیشیا اور انڈیا سے آئے ہوئے معروف مقررین نے اس کانفرنس میں اپنے اپنے مقالے پیش کئے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا بنیادی مقصد بین الاقوامی شہرت یافتہ مقررین سے پاکستان کو ملنے والے خوردنی تیل اور تیل کے بیجوں کے درآمد کنندگان کے لئے مارکیٹ آگہی دینے اور عالمی خوردنی تیل صنعت میں پاکستان کی منظوری کے لئے مثبت پیغام دیئے گئے کہ پاکستان تقریباً سالانہ 25 ملین ٹن خوردنی تیل اور تقریباً 2 ملین ٹن سالانہ تیل کے بیجوں کی درآمد کرتا ہے۔

خوردنی تیل کی صنعت کے عالمی ماہرین نے پاکستان کو چین، بھارت اور متحدہ عرب امارات کے بعد دنیا کی چوتھی بڑی مارکیٹ قرار دیا۔ پاکستان تیل درآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک بن چکا ہے جہاں خوردنی تیل کی امپورٹ، پراسیسنگ اور اسٹوریج کی سہولتوں میں سرمایہ کاری کے مواقع بھی بڑھ رہے ہیں۔ خوردنی تیل کی مقامی صنعت نے حکومت پر زور دیا ہے کہ عوام کو ریلیف دینے کے لئے خوردنی تیل کی درآمد پر عائد ٹیکسوں کو مناسب سطح پر لایا جائے۔ خوردنی تیل کی صنعت میں اب تک 50 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جا چکی ہے۔ ملک میں معاشی سرگرمیاں تیز ہونے اور امن وامان کی صورتحال بہتر ہونے کی وجہ سے خوردنی تیل کی طلب بھی بڑھ رہی ہے اور آئندہ چند سال کے دوران مزید 50 ارب روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔ پاکستان ایڈیبل کانفرنس (پی ای او سی) 2018ء میں ملائیشیا، انڈونیشیا، برطانیہ، امریکا اور جرمنی سمیت دیگر ملکوں کے ماہرین اور خوردنی تیل کی مقامی صنعت سے وابستہ افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے سی ای او ایس ایم منیر نے نمائش کے انعقاد کو سراہتے ہوئے کہا کہ نمائش بین الاقوامی معیار کے مطابق منعقد کی گئی جس سے پاکستان میں سرمایہ کاری اور بیرونی تجارت بڑھانے کے روشن امکانات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں مدد ملے گی۔ اس موقع پر

خطاب کرتے ہوئے ایف پی سی سی آئی کے صدر زبیر طفیل نے کہا کہ چین اور بھارت کی وسیع آبادی اور متحدہ عرب امارات میں شامل ریاستوں کی تعداد کے مقابلے میں پاکستان خوردنی تیل کی فی کس کھپت کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ انہوں نے پاکستان کو خوردنی تیل برآمد کرنے والے دو بڑے ملکوں انڈونیشیا اور ملائیشیا کے سرمایہ کاروں پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں اپنی سرمایہ کاری میں اضافہ کریں۔ زبیر طفیل نے دونوں ملکوں کی حکومتوں پر بھی زور دیا کہ وہ توازن تجارت بہتر بنانے کے لئے پاکستانی مصنوعات کو انڈونیشیا اور ملائیشیا کی مارکیٹ میں زیادہ سے زیادہ رسائی فراہم کریں۔

پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس کے چیف ایگزیکٹو عبدالرشید جان محمد نے کہا کہ سابقہ بنیادوں پر ایڈیبل کانفرنس کے انعقاد سے عالمی منڈی میں پاکستان کے مقام اور حیثیت کو تسلیم کرانے میں مدد ملے گی۔ نیز پاکستانی سرمایہ کاروں اور صنعت سے وابستہ افراد کو عالمی رجحانات اور ٹیکنالوجی کے بارے میں آگہی فراہم ہوگی۔ پاکستان میں خوردنی تیل کی سالانہ درآمد 2.6 ملین ٹن جبکہ تیل دار بیجوں کی درآمد 2.2 ملین ٹن تک پہنچ چکی ہے۔ خوردنی تیل کی درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تیل دار بیجوں کی کاشت میں اضافے کے لئے زرعی شعبے کو معاونت فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ خوردنی تیل کی درآمد پر 30 فیصد لگ بھگ ٹیکس اور ڈیوٹیاں عائد ہیں جن کو مناسب سطح پر لا کر عوام کو قیمتوں میں ریلیف دیا جا سکتا ہے۔

کانفرنس کے موقع پر تکنیکی مباحثہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں شیخ امجد رشید، شہزاد علی خان، شکیل اشفاق، پرویز حسن خان، زین محمود، عبداللہ ذکی، عثمان احمد اور رشید جان محمد نے شرکت کی اور خوردنی تیل کی صنعت کے مختلف شعبوں کو درپیش چیلنجز اور ترقی کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

یقیناً یہ ہماری ایسوسی ایشن کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اس کا نام اس قدر شاندار کانفرنس کے آرگنائزرز میں شامل ہے۔ اس کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہماری ایسوسی ایشن کے بیشتر ممبران مبارکباد کے مستحق ہیں۔ خاص طور پر جناب تنویر احمد صوفی، شیخ محمد منور، جناب عثمان احمد، جناب شہزاد مشتاق پراچہ اور جناب محمد علی ضیاء جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ ایسوسی ایشن کے اسٹاف نے بھی نہایت جانفشانی، محنت اور لگن سے کام کیا، یہ ایک ٹیم ورک ہے، لہذٰ سبھی لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ تاہم اس کانفرنس میں ایک نمایاں کمی محسوس کی گئی۔ ہماری ایسوسی ایشن کے ملٹی نیشنل ممبران نے شرکت نہیں کی۔ تمام ملٹی نیشنل ممبران کو اس طرح کی کانفرنس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے، جن کا انعقاد بین الاقوامی سطح پر کیا جاتا ہے۔ ان سے درخواست کی گئی کہ آئندہ سال منعقد ہونے والی کانفرنس میں ضرور حصہ لیں تا کہ ایسوسی ایشن کا امیج مزید اجاگر ہو۔

بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل کرنے والی اس تیسری کانفرنس میں ہماری ایسوسی ایشن کے دو معزز ممبران صوفی سوپ، لاہور اور اظہر کارپوریشن، فیصل آباد نے ٹیٹانیم پیکجز لیے، پانچ ممبران نے Full Page اور دو ممبران نے Half Page کے اشتہارات برائے PEOC Booklet بُک کرائے اور چار ممبران نے شرکت کے لئے رجسٹریشن کرائی ہے۔ اِس کے علاوہ ایسوسی ایشن کے عہدیداران، کنوینر کسٹم کمیٹی اور ایسوسی ایشن کے ممبرز/ اسٹاف کی رجسٹریشن PEOC نے کمپلیمنٹری کر دی تھی۔

پی۔او۔سی (POC) 2018

مارچ 2018ء کے پہلے ہفتہ میں ایک کانفرنس POC-2018 کا انعقاد ہوا۔ مذکورہ کانفرنس Palm & Lauric Oil Price Outlook & Exhibition، 5 تا 7 مارچ 2018ء کوالالمپور ملائیشیا میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں 50 ممالک کے نمائندوں کے علاوہ پاکستان کی مختلف ایسوسی ایشنز کے نمائندوں نے بھرپور شرکت کی۔ یقیناً یہ ہماری ایسوسی ایشن کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اس قدر شاندار کانفرنس میں شرکت کے لئے ہماری ایسوسی ایشن کے بہت سے ممبران پر مبنی ایک وفد نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

ہماری ایسوسی ایشن کے سبھی ممبران کو چاہئے کہ وہ اجتماعی طور پر ملائیشیا کے ایسے پروگرامز میں شرکت کریں جس طرح PEORA، PVMA اور دوسری ایسوسی ایشنز شرکت کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو پروٹوکول ملتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر منعقدہ کانفرنس میں ہماری ایسوسی ایشن کے تمام ممبران بالخصوص ملٹی

نیشنل ممبران کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ملٹی نیشنل ممبران کی شرکت سے ہماری ایسوسی ایشن کا امیج مزید اجاگر ہوگا۔

POC2018 کے دوران ایسوسی ایشن کے ممبر جناب عثمان احمد نے ملائیشیا میں ڈیلی گیشن کے ممبران کی ضیافت اور مہمان نوازی کا اہتمام کیا اور اپنے ادارے گاما لیکس ملائیشیا کی جانب سے ڈیلی گیشن ممبران کو اعزازی شیلڈ پیش کی۔ان کی مذکورہ بالا خدمات قابل تعریف ہیں جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

سوپ نوڈلز کی ویلیوایشن Valuation of Soap Noodles

سوپ نوڈلز (HS Code 3401-2000) کے مختلف گریڈز ہوتے ہیں اور انہی گریڈز کے اعتبار سے ان کی قیمت میں فرق ہوتا ہے۔ پاکستان میں عام طور پر سوپ نوڈلز کی امپورٹ ٹائلٹ سوپ بنانے کے لئے کی جاتی ہے۔ دراصل آرگنائزڈ سیکٹر اور ان آرگنائزڈ سیکٹر کی قیمتوں میں فرق ہوتا ہے۔ بہت سی ملٹی نیشنل کمپنیاں اور سوپ نوڈلز امپورٹ کر کے ٹائلٹ سوپ بناتی ہیں، وہ کوالٹی کے اعتبار سے اے گریڈ صابن ہوتا ہے۔ ایسا صابن TFM 73 سے آگے کے گریڈ کے سوپ نوڈلز سے بن سکتا ہے۔اس کے علاوہ بہت سی نیشنل کمپنیاں 72TFM تک گریڈ کے سوپ نوڈلز امپورٹ کر کے بی گریڈ ٹائلٹ سوپ بناتی ہیں لیکن کچھ کمرشل امپورٹرز 72TFM اور 73TFM کے سوپ نوڈلز Waste/Broken ظاہر کر کے محکمہ کسٹمز سے کلیئر کرا لیتے ہیں۔

سوپ نوڈلز کی مس ڈکلیریشن اور انڈر انوائسنگ روکنے کے لئے ہماری ایسوسی ایشن نے ماضی میں بہت کوششیں کیں۔ہمیں اپنی کوششوں کو پہلا ثمر اس وقت ملا جب ڈائریکٹریشن ویلیوایشن نے 10 جولائی 2008ء کو ایک ویلیوایشن ایڈوائس جاری کی جس میں سوپ نوڈلز کے تین مختلف گریڈز کو وضاحت سے دکھایا گیا Waste/Broken Shape کی C&F ویلیو US$500 PMT، 72TFM اور اس سے نیچے کی C&F ویلیو US$ 650PMT اور 73TFM اور اس سے اوپر کے گریڈ کی C&F ویلیو US$ 850 PMT مقرر کی گئی۔ گوکہ یہ ایڈوائس قطعی طور پر ہمارے مطالبے کے عین مطابق نہیں تھی لیکن اس پر عملدرآمد ہونے سے عرصہ دراز سے ہو رہی زیادتی کا کسی حد تک ازالہ ہوا۔لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ درآمدی سوپ نوڈلز ابھی تک مذکورہ ویلیو ایشن ایڈوائس کے مطابق کلیئر نہیں ہو رہے اور زیادہ تر کنسائمنٹس 72TFM گریڈ US$ 650 ہی پر کلیئر ہو رہی ہیں۔ ہماری ایسوسی ایشن نے اس ناروا سلوک پر نہ صرف احتجاج کیا بلکہ درست اعداد و شمار، جملہ حقائق اور وہ خام مال جن سے سوپ نوڈلز بنائے جاتے ہیں، ان کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمتوں کا تعین کرتے ہوئے چارٹ بنائے اور محکمہ کسٹمز اور FBR کو ارسال کئے لیکن سوپ نوڈلز کی مس ڈکلریشن اور انڈر انوائسنگ آج تک نہیں رک سکی ہے۔

ماضی میں ہماری ایسوسی ایشن نے محکمہ کسٹمز کو سوپ نوڈلز کی مس ڈکلریشن اور انڈر انوائسنگ کو روکنے کے لئے ایک تجویز دی تھی کہ جب بھی سوپ نوڈلز امپورٹ کئے جائیں، محکمہ کسٹمز ہماری ایسوسی ایشن کو اس کا سیمپل فراہم کرے جس کو دیکھنے کے بعد سوپ ایسوسی ایشن ایک ویلیوایشن سرٹیفکیٹ جاری کرے اور اس کے مطابق اس کنسائمنٹ کو کلیئر کیا جائے۔ محکمہ کسٹمز کو چاہئے کہ وہ اس سلسلے میں ایک نوٹیفکیشن جاری کرے۔ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہماری اس تجویز پر عملدرآمد ہو جائے اور ڈائریکٹر ویلیوایشن درست سمت میں چیئرمین FBR کو معلومات فراہم کریں تو FBR سے نوٹیفکیشن جاری ہو سکتا ہے جس سے سوپ نوڈلز کی مس ڈکلریشن اور انڈر انوائسنگ قطعی طور پر ختم ہو جائے گی۔

سال 2017-2018ء کے دوران سوپ نوڈلز کی ویلیوایشن کے سلسلے میں ہماری ایسوسی ایشن کی جانب سے حکومتی اداروں کو جو خط و کتابت و میٹنگز کا انعقاد کیا گیا اور سوپ نوڈلز کی جو ویلیوایشن رولنگز جاری ہوئیں، اس کی بابت اختصار سے بیان کیا جاتا ہے:

- G.M. Tarrif EDB کو ایک لیٹر مورخہ 16 اگست 2017ء کو ارسال کیا گیا جس میں سوپ نوڈلز کی ڈیوٹی میں تخفیف کرنے کی درخواست کی گئی۔
- مورخہ 24 اگست 2017ء کو مسابقتی کمیشن آف پاکستان کی جانب سے ایک خط موصول ہوا جس میں ہماری ایسوسی ایشن سے درخواست کی گئی کہ سوپ

نوڈلز پر ریگولیٹری ڈیوٹی کی معلومات فراہم کی جائیں۔

ہماری ایسوسی ایشن کی جانب سے ڈپٹی کلکٹر ایم سی سی اپریزمنٹ کو ایک لیٹر مورخہ 6 ستمبر کو ارسال کیا گیا جس میں درخواست کی گئی کہ سوپ نوڈلز کی کنسائمنٹس کو ڈکلیرڈ ویلیو پر کلیئر کیا جائے۔

مورخہ 18 ستمبر 2017ء کو ہماری ایسوسی ایشن ممبران نے اسسٹنٹ کلکٹر ایم سی سی اپریزمنٹ جناب چوہدری فہد بشیر کے آفس میں ایک میٹنگ کی جس میں سوپ نوڈلز کی کلیئرنس پر گفتگو ہوئی۔

مورخہ 22 ستمبر 2017ء کو ہماری ایسوسی ایشن کی جانب سے اسسٹنٹ کلکٹر ایم سی سی اپریزمنٹ کو ایک خط ارسال کیا گیا جس میں درخواست کی گئی کہ سوپ نوڈلز کی کنسائمنٹس کو ڈکلریڈ ویلیو پر کلیئر کیا جائے۔

مورخہ 22 ستمبر 2017ء کو ہماری ایسوسی ایشن کی جانب سے مسابقتی کمیشن آف پاکستان کو ایک خط ارسال کیا گیا جس میں سوپ نوڈلز کی درآمدی ڈیوٹی اور دیگر جملہ معلومات فراہم کی گئیں۔

سوپ ایسوسی ایشن کے ممبران نے مورخہ 26 ستمبر 2017ء کو ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن کی آفس میں منعقدہ ایک میٹنگ میں شرکت کی جس میں سوپ نوڈلز کی ویلیوایشن پر تبادلہ خیال ہوا۔

ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن جناب ڈاکٹر واصف علی میمن کے آفس سے سوپ نوڈلز کی ایک ویلیوایشن رولنگ مورخہ 10 اکتوبر 2017ء کو جاری ہوئی۔

ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن جناب محمد اقبال منیب کے آفس میں مورخہ 20 جون 2018ء کو ایک اہم میٹنگ ہوئی جس میں سوپ نوڈلز کے قیمت کے تعین پر بات ہوئی۔

ڈائریکٹر کسٹم ویلیوایشن جناب محمد اقبال منیب کے آفس سے سوپ نوڈلز کی ایک ویلیوایشن رولنگ مورخہ 21 جون 2018ء کو جاری ہوئی جس میں سوپ نوڈلز TFM 78 or Above کی ویلیو US$ 0.700 Per KG، سوپ نوڈلز TFM 78% سے کم لیکن TFM 72% سے زیادہ US$ 0.665 Per KG، سوپ نوڈلز TFM 72% اور اس سے کم کی ویلیو US$ 0.630 Per KG مقرر کی گئی اور رولنگ کے نوٹ میں لکھا ہوا ہے کہ کسی بھی قسم کے سوپ نوڈلز US$ 0.630 Per KG سے کم پر کلیئر نہیں ہوں گے۔

ٹائلٹ سوپ کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن

Misdeclaration & Under Invoicing of Toilet Soap

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ صابن سازی کی صنعت کو انواع اقسام کی مشکلات کا سامنا ہے لیکن سوپ انڈسٹری کو جس قدر نقصان ٹائلٹ سوپ کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن سے ہوتا ہے، اِتنا دیگر زیادتیوں سے نہیں ہوتا۔ عرصہ دراز سے کمرشل امپورٹرز ٹائلٹ سوپ کی کھلی انڈر انوائسنگ کر رہے ہیں۔ دراصل اتنے بڑے پیمانے پر کی جارہی صابن کی درآمد مقامی صابن کی صنعت کو تباہ کرنے کی منظم سازش ہے۔ اس عمل سے جہاں ایک طرف سوپ انڈسٹری متاثر ہوتی ہے تو دوسری جانب حکومتی ریونیو کے اہداف پورے نہیں ہو پاتے اور محتاط اندازے کے مطابق حکومت کو 30 سے 45 فیصد ریونیو کا نقصان ہوتا ہے۔

مقامی صنعت کیساتھ جاری اس ناروا سلوک کے خاتمہ کیلئے سوپ ایسوسی ایشن یوں تو گاہے بگاہے اپنی کوششوں کو بروئے کار لاتی رہتی ہے لیکن گذشتہ دِنوں ایک منظم اور مربوط مہم چلائی گئی اس سلسلے میں ہم نے نہ صرف ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند کی بلکہ ان تمام ممکنہ دروازوں پر دستک دی جن کی بروقت مداخلت اور تعاون سے ہونے والی اس زیادتی کا جلد از جلد خاتمہ ہو سکے۔

سوپ ایسوسی ایشن کی جانب سے کی گئی کوششوں کے صلہ میں ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن نے کئی میٹنگز کا اہتمام کیا جس میں ٹائلٹ سوپ مینوفیکچررز کے علاوہ

ٹائلٹ سوپ امپورٹرز نے بھی شرکت کی۔ محکمہ کسٹمز نے ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران اور ٹائلٹ سوپ امپورٹرز کے ساتھ ہونے والی میٹنگز کے بعد جو دوسری رولنگ جاری کی تھی جس میں ٹائلٹ سوپ کی مختلف برانڈز کی درآمدی قیمتوں کا تعین کیا گیا تھا، لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تھا۔ بہت سے کمرشل امپورٹرز انتہائی کم قیمت پر ٹائلٹ سوپ درآمد کر رہے تھے۔ لہٰذا محکمہ کسٹمز نے متعدد میٹنگز کا انعقاد کیا جس میں کمرشل امپورٹرز کے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کسٹمز میں ہونے والی تمام اہم میٹنگز میں ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور کسٹم کمیٹی کے کنوینر شرکت کرتے اور وضاحت کے ساتھ اپنا موقف بیان کرتے رہے لیکن کمرشل امپورٹرز محکمہ کسٹمز سے اصرار کرتے رہے کہ ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین 500 ڈالر فی میٹرک ٹن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ ان کا موقف تھا کہ اگر کسٹمز نے ٹائلٹ سوپ کی ویلیو کا تعین زیادہ کیا تو تمام امپورٹ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ میں شفٹ ہو جائے گی۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ ٹائلٹ سوپ ویلیوایشن کی تمام میٹنگز میں ملٹی نیشنل ممبران جیسے کولگیٹ پامولیو، یونی لیور، پراکٹر اینڈ گیمبل اور ریکٹ اینڈ بینکسر کے نمائندے شرکت کرتے رہے۔ ایسوسی ایشن میٹنگز کے بعد تمام ٹائلٹ سوپ بنانے والی کمپنیوں کو سرکلر جاری کرتی ہے تاکہ وہ ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین کر کے ایسوسی ایشن بھجوائیں اور ہم محکمہ کسٹمز کو آگاہ کریں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ٹائلٹ سوپ کے امپورٹرز اور انڈسٹری دونوں کو افغان ٹرانزٹ ٹریڈ سے نقصان پہنچ رہا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس ضمن میں بہتر حکمت عملی اختیار کرے اور ATT کو باقاعدہ طور پر چیک کرے تاکہ حکومت کو زیادہ ریونیو ملے اور لوکل انڈسٹری بھی متاثر نہ ہو۔

محکمہ کسٹمز سے ویلیوایشن رولنگ نمبر 737/2015 جاری ہوئی جس میں ٹائلٹ سوپ کے چند برانڈز کی ویلیو میں اضافہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 2 جون 2016ء کو ڈائریکٹر ویلیوایشن ڈاکٹر واصف علی میمن کے آفس سے ایک اور ویلیوایشن ایڈوائس نمبر 863/2016 جاری ہوئی لیکن مجموعی طور پر موجودہ رولنگ سے بھی سوپ انڈسٹری کو تحفظ فراہم نہ ہوسکا۔ آٹھ سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد آج تک ہماری ایسوسی ایشن تمام ممبران سے باہمی مشاورت کر کے آئندہ کے لائحہ عمل کی حکمت عملی کرتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن نے اس ناانصافی کے خلاف کسٹم ٹریبونل اور ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کی جس کے نتیجے میں مورخہ 2 اگست 2016 کو ڈی۔جی۔ ویلیوایشن کے آفس سے ایک ایڈوائس نمبر 217/2016 جاری ہوئی جس میں امپورٹڈ ٹائلٹ سوپ کی ویلیو بڑھائی گئی۔ اِس ویلیوایشن ایڈوائس سے پہلی مرتبہ سوپ انڈسٹری کو قدرے تحفظ ملا، لیکن دوسرے ہی دن یعنی 3 اگست 2016 کو ڈائریکٹر جنرل کسٹم ویلیو ایشن کے آفس سے Amendment جاری ہوئی جس میں Lux اور Fa کی ویلیوایشن میں ردوبدل کی گئی۔ ہماری ایسوسی ایشن نے اِس ناانصافی کے خلاف آواز بلند کی اور یکے بعد دیگرے دولیٹرز بمع ICIS پرائس شیٹ اور پرائس کوسٹنگ کے چارٹ کے ہمراہ ڈائریکٹر جنرل کسٹم ویلیوایشن کے آفس ارسال کئے۔

ٹائلٹ سوپ کی ویلیوایشن پر گفتگو کرنے کے لئے ایک اور میٹنگ کا انعقاد مورخہ 4 جولائی 2018ء کو کیا گیا جس میں ہماری ایسوسی ایشن کے بہت سے ممبران نے شرکت کی لیکن کمرشل امپورٹرز کے چند نمائندے ہی شامل میٹنگ تھے۔ کمرشل امپورٹرز کے ایک نمائندہ نے بتایا کہ اس وقت ٹائلٹ سوپ کے اہم کمرشل امپورٹرز ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی 20 جولائی 2018ء تک ہوگی۔ انہوں نے محکمہ کسٹمز سے درخواست کی کہ 20 جولائی 2018ء کے بعد میٹنگ کی تاریخ طے کی جائے تاکہ ہم اپنا موقف پیش کرسکیں۔ ہماری ایسوسی ایشن نے اسی میٹنگ میں ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین کرتے ہوئے تحریری طور پر اپنا موقف محکمہ کسٹمز میں جمع کرادیا۔

ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن کے آفس میں ایک اور اہم میٹنگ مورخہ 23 جولائی 2018ء کو ہوئی جس میں کمرشل امپورٹرز اور ہماری ایسوسی ایشن کے بہت سے ممبران نے شرکت کی۔ طویل بحث ومباحثہ کے بعد جب کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن نے دونوں اسٹیک ہولڈرز کو مشورہ دیا کہ وہ باہمی میٹنگ کر کے محکمہ کسٹمز کو آگاہ کریں تاکہ اِس کی روشنی میں محکمہ کسٹمز ویلیوایشن رولنگ جاری کر سکے۔

پام بائی پروڈکس کی ویلیوایشن Valuation of Palm Bye Products

گزشتہ دنوں محکمہ کسٹمز نے پام بائی پروڈکس کی ویلیوایشن کے سلسلے میں کئی میٹنگز کا انعقاد کیا۔تین ایسے بنیادی خام مال جن سے ملک کے عام افراد کے لئے لانڈری سوپ بنایا جاتا ہے یعنی پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ (FPAD) HS Code 3823.1910 پام ایسڈ آئل(PAO) HS Code 3823.1920 اورمکسچر آف فیٹی ایسڈ(MoFA) HS CODE 3823.1990۔مذکورہ بالا تینوں خام مال میں سے صرف PFAD کی قیمتوں کا اندراج پبلک لیجر میں ہوتا ہے، بقیہ دونوں خام مال (PAO)اور(MOFA) کی پرائسز انٹرنیشنل میگزین پبلک لیجر میں نہیں دی جاتیں۔عام طور پر یہ بنیادی خام مال انڈونیشیا اور ملائیشیا سے درآمد کئے جاتے ہیں لیکن ان دونوں مما لک کے علاوہ سری لنکا، ویت نام، فلپائن اور تھائی لینڈ سے بھی درآمد کئے جاتے ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا کے مقابلے میں دوسرے اوریجن کے پام بائی پروڈکس 25% سے 35% کم قیمت پر دستیاب ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ بین الاقوامی مارکیٹ میں تما پام بائی پروڈکس کی قیمتیں لگا تار کم سے کم ہورہی ہیں لیکن محکمہ کسٹمز ان خام مال کی قیمت کا تعین بہت ہائی ریٹ پر کررہا ہے جس کے باعث ہمارے ممبران کو پریشانی کا سامنا ہے۔اس سلسلے میں ہماری ایسوسی ایشن نے کئی خطوط ڈائریکٹر جنرل کسٹمز ویلیوایشن اور ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن کوارسال کئے۔

محکمہ کسٹمز کے ڈائریکٹر ویلیوایشن جناب محمد اقبال منیب نے ان تینوں پام بائی پروڈکس یعنی پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ، پام ایسڈ آئل اور مکسچر آف فیٹی ایسڈ کی ویلیوایشن کے تعین کے لئے ایک میٹنگ کا انعقاد مورخہ 10 اپریل 2018ء کو کیا جس میں ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران نے شرکت کی۔مذکورہ میٹنگ کے بعد محکمہ کسٹمز نے مورخہ 20 اپریل 2018ء کو پام ایسڈ آئل (PAO) اور مکسچر آف فیٹی ایسڈ (MOFA) کی ویلیوایشن رولنگز جاری کردیں لیکن پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ (PFAD) کی رولنگ جاری نہیں کی کیونکہ محکمہ کسٹمز کا موقف ہے کہ پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ (PFAD) کی بلک کنسائمنٹس پہلے ہی پبلک لیجر میں دی گئی پرائسز کے مطابق کلیئر ہورہی ہیں لہذا اس کی ویلیوایشن رولنگ جاری کرنے کی ضرورت نہیں۔

کاسٹک سوڈا Caustic Soda

کاسٹک سوڈا سوپ انڈسٹری کا لازمی اور بنیادی خام مال ہے۔گزشتہ 6 ماہ کے عرصہ میں سوڈا کاسٹک مینوفیکچررز کی جانب سے اس کی قیمت میں 5 مرتبہ اضافہ کیا گیا جو بڑھتے بڑھتے -/45,500 سے -/57,000 تک جا پہنچا ہے۔کاسٹک سوڈا مینوفیکچررز قیمتوں مین اضافے کا سبب بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کی قیمتیں بین الاقوامی مارکیٹ میں بڑھ رہی ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کاسٹک سوڈا مینوفیکچررز اسے ایکسپورٹ بھی کررہے ہیں۔اس طرح وہ دوہرا منافع کما رہے ہیں یعنی بین الاقوامی مارکیٹ میں بھی قابل قدر قیمت کی سطح کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مقامی انڈسٹری کو اضافی قیمتوں پر فروخت کررہے ہیں جو سراسر ناانصافی اور غیر منطقی ہے۔

حکومت نے کاسٹک سوڈا مینوفیکچرنگ انڈسٹری کو تحفظ دیا ہوا ہے جس کا وہ غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں اور کاسٹک سوڈا برآمد بھی کررہے ہیں۔بین الاقوامی مارکیٹ نے قیمت کی سطح کو ان کے حق میں کردیا ہے اور اب ڈیوٹی کی شرح اور آئی ٹی پی شرح کو احساس تک نہیں ہے۔عرصہ دراز سے ہمارے ممبران کاسٹک سوڈا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو خاموشی سے برداشت کرتے آرہے ہیں اور ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کی لیکن اب انتہا ہوچکی ہے اور صابن سازی کی صنعت بری طرح متاثر ہے۔

گزشتہ دنوں سوپ ایسوسی ایشن نے ایک پریس ریلیز کے ذریعہ وزیراعظم شاہد خاقان عباسی اور چیف جسٹس آف پاکستان میاں ثاقب نثار سے اپیل کی ہے کہ وہ ناانصافی کا فوری نوٹس لیں تاکہ صابن سازی کی مقامی صنعت مکمل تباہی اور ملک بڑے پیمانے پر بیروزگاری سے بچ جائے۔

اس کے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن نے 4 نومبر 2017ء کو ستارہ کیمیکل اور اتحاد کیمیکل کو دو الگ الگ خطوط ارسال کئے جس میں قیمتوں کے اضافہ کی شکایت کی گئی بعدازاں مورخہ 25 اپریل کو اتحاد کیمیکل سے خط موصول ہوا جس میں قیمتوں میں اضافہ کئے جانے کی چند وجوہات کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ایسوسی

ایشن نے مسابقتی کمیشن آف پاکستان کو ایک خط مورخہ 31 مارچ 2018ء کو روانہ کیا اور دوسرا خط نیشنل ٹیرف کمیشن کو ارسال کیا جس میں کاسٹک سوڈا کی غیر منصفانہ قیمتوں کی نشاندہی کی گئی، لیکن تا حال کاسٹک سوڈا کی بڑھی ہوئی قیمتوں میں کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆